M.A. Islamic Studies Sem I paper. 104
Topic: Ilm-e Kalam Ke Jadid Mabahis
By. Mumtaz Alam Razvi

علم کلام کے جدید مباحث

DATE

ابتدائی دور میں عقیدہ صرف اس بات کا نام تھا کہ قرآن کریم نے ایک بات کہہ دی ہے یا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات ارشاد فرمادی لہٰذا بس اس کو بے چون وچرا مان لینے کا نام عقیدہ ہے اور ان عقائد کے حوالے سے صحابہ کرام تو اس سے زیادہ کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی تھی کہ قرآن کریم نے یا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بات فرمادی ہے اور نہ ہی انہیں اس بات کی ضرورت پیش ہوتی تھی کہ جو بات کہی گئی ہے سمجھ یا عقل وفہم کے دائرہ میں آتی ہے کہ نہیں یا آیا یہ محسوسات و مشاہدات اس کو قبول کرتے ہیں یا نہیں وہ ان باتوں سے بے نیاز ہیں قرآن و حدیث کی تصریحات پر ایمان رکھتے تھے بلکہ معقولات کے حوالے سے عقائد پر بحث ومباحثہ کو پسند نہیں کرتے تھے۔ البتہ یونانی فلسفوں کے در آنے سے جب عقلی سوالات کھڑے ہونے اور علماء اسلام کو ان سوالات کے جواب میں اسلامی عقائد کی وضاحت کی ضرورت پیش آئی تو صحابہ کرام کے آخری دور میں اس قسم کے مباحثوں کا آغاز ہوا اور تابعین و تبع تابعین کے دور میں یہ مباحث اپنے عروج پر نظر آئے ——

معقولات کے حوالے سے جب عقائد کے مختلف پہلوؤں پر بحث ومباحثہ شروع ہوا تو ایک دور تک اس کے مسائل کی نوعیت اس طرح تھی کہ اللہ تعالیٰ کی رویت ممکن ہے یا نہیں؟

اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کا باہمی تعلق کیا ہے؟
قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی صفت ہے یا اس کی مخلوق؟
کبیرہ گناہ کے ارتکاب سے کوئی مسلمان ایمان کے
دائرے سے نکل جاتا ہے یا نہیں؟ حضور نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو
جانے پر ان کی نیابت امامت کے عنوان سے ہوگی
یا خلافت کے عنوان سے ہوگی؟

اس زمانے میں اس
علم کو فقہ کا حصہ تصور کیا جاتا تھا اور فقہ صرف
احکام و قوانین تک محدود نہیں ہوتی تھی بلکہ الایمانیات
یعنی عقائد اور الوجدانیات یعنی تصوف و سلوک
بھی فقہ ہی کا شعبہ شمار ہوتے تھے چنانچہ عقائد پر رسالہ
پر امام اعظم ابو حنیفہ کا رسالہ "الفقہ الاکبر"
کہلاتا۔ چنانچہ اس رسالے میں عقائد کے اس متعلق مباحث
کو "علم التوحید و الصفات"، "علم النظر و الاستدلال" اور
"علم اصول الدین" بھی کہا جاتا تھا۔ امام شہرستانی کے
بقول اس علم میں بحث کرنے والے معتزلہ نے اسے
"علم الکلام" کا نام دیا۔